تنبیہات سلسلہ 119: "روایت سورۃ القدر" کی تحقیق میں بندہ کے نزدیک چند مؤاخذات واستدراکات کی گنجائش ہے۔

مؤاخذات:

1 -آپ نے دلیل نمبر ا میں دیلمیؒ کا کلام نقل کیا، حوالہ نہیں دیا، بندہ نے اسے تلاش کیا ہے، اور میر اغالب گمان یہ ہے کہ یہاں کچھ تسامح ہو گیا ہے، برائے مہربانی آپ اس عبارات کا حوالہ لکھ دیجئے، اگرچہ مجھے فی الحال جزم ہے کہ یہاں اس عبارت میں تسامح ہوا ہے۔

2 -دلیل نمبر ۲ مین شیخ عجلونیؒ کا کلام ہے، اس میں دو باتیں قابل مؤاخذہ ہیں:

(الف) "وکذا الاحادیث الواردۃ" سے آخر تک کی عبارت "کشف الخفاء" میں موجود ہی نہیں، معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کتاب کی مراجعت کے بغیر ہی کسی کے اعتماد پر عبارت نقل کر دی ہے۔

(ب) شیخ عجلونیؒ نے اپنا الگ سے کوئی کلام نہیں کیا بلکہ حافظ سخاویؒ کی مکمل عبارت نقل کر کے ان کے کلام پر تقریر واکتفاء کیا ہے، ان کی عبارت کے آخر میں لفظ "انتہی" اس پر واضح دلیل ہے، گویا اصل حافظ سخاویؒ ہی کی عبارت ہے اور حافظ عجلونیؒ ان ہی کی عبارت نقل کر کے ان کے کلام پر تقریر کرنے والے ہیں، حالانکہ آپ نے حافظ عجلونیؒ کو نمبر ۲ اور حافظ سخاویؒ کو نمبر ۳ پر رکھا اور سخاویؒ کے کلام کو عجلونیؒ کے کلام کی حیثیت سے نقل کر دیا۔

3- آپ نے حکم میں لکھا ہے کہ "روایت سند کے لحاظ سے درست نہیں" اس میں دو مؤاخذات ہیں:

(الف) سند تو کوئی آپ نے نقل ہی نہیں کی، بلکہ کنز العمال سے روایت نقل کر دی گئی ہے جس میں سند موجود نہیں، جب سند ہی موجود نہیں تو روایت کا سند کے لحاظ سے درست نہ ہونا چہ معنی دارد؟

(ب) بلاشبہ یہ روایت ان ائمہ مجتہدین کے اقوال کے مطابق بے اصل ہے حضور ﷺ کی طرف منسوب نہیں کر سکتے، البتہ آپ نے اس عدم انتساب کی وجہ یہ لکھی کہ ان میں سے کوئی بھی روایت سند کے لحاظ سے درست نہیں، "راستی پر نہ ہونا" اس فن کی کون سی اصطلاح ہے؟ جس کی وجہ سی اسے حضور ﷺ کی طرف منسوب نہ کیا جائے؟ الحاصل اہل فن کی اصطلاح کے مطابق حکم ذکر کرنا فن کا تقاضہ ہے۔

استدراکات:

1 -حافظ سخاویؒ اور ان کے بعد کے تمام ائمہ نے اس روایت کو فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ کے مقدمہ کی جانب منسوب کیا ہے، آپ نے وہ عبارت حذف کر دی حالانکہ وہ مقام بھی قابل حل تھا تاکہ دیکھنے والے خلجان میں نہ پڑیں۔

2 -اس روایت کے بارے میں علامہ طحطاویؒ نے فرمایا ہے: "لفظہ یدل علی وضعہ" (روایت کے الفاظ اس کے من گھڑت ہونے پر دلالت کرتے ہیں) یہ اہم عبارت تھی، آپ نے ذکر نہیں کی، حالانکہ اس سے فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ کے اس روایت کو ذکر کرنے کا مداوہ بھی ہو جاتا۔

3 -علامہ قاؤقجی حنفیؒ و ملا علی قاریؒ بھی اسے بے اصل کہتے ہیں۔

4 -دیلمیؒ کی سند "الحاوی للفتاوی" للامام سیوطیؒ میں موجود ہے، اسی طرح ابن حجر ہیتمیؒ نے "الفتاوی الفقھیہ الکبری" میں اسے ذکر کیا ہے، اور دونوں نے کہا ہے کہ "وفی سندہ مجھول" آپ نے اس سند اور ان حضرات کے کلام کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا، بلکہ سند کے بغیر کنز العمال سے حدیث نقل کر دی، جبکہ یہ فن تو اسانید پر مبنی ہے۔

5 -وضوء کے بعد سورۃ قدر کی فضیلت پر مشتمل ایک اور مسند روایت مجھے دستیاب ہے، جو بندہ کے پاس راز ہے، بوجھو تو جانیں۔